برصغیر میں اصول الشاشی پر کام کا جائزہ

حافظ محمد عاصم قریشی ☆
ڈاکٹر ہمایوں عباس ☆☆

Abstract:

"Islamic jurisprudence is a vast field to study. A big majority of Muslim schalors and researchers have been adding literature in this field for centuries to develope the understanding of Islam according to different circumstances. The Muslims also introduced permanent principles in this regard and wrote many books. The following article focuses the work done on "Usool-al-Shashee" one of the famous books written on the principles of Islamic jurisprudence in subcontinent."

برِصغیر پاک و ہند کا خطہ علوم و معارف کے اعتبار سے بہت زرخیز رہا ہے۔ اسلام کی آمد نے اس خطے کی صلاحیتوں میں دو چند اضافہ کیا اور پھر یہاں کے اہلِ علم نے اسلامی علوم وفنون میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اصولِ فقہ میں جہاں اُمّہات کتب تصنیف کی گئیں وہیں دیگر بنیادی کتب کی ایضاح وتحقیق پر بھی خاصی توجہ دی گئی۔

اصول الشاشی کوفن اصولِ فقہ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے اور ہندوستان کے مدارس میں اس کی تدریس رائج رہی ہے۔ ذیل میں اس کتاب پر ہونے والے مختلف النوع کام کا تعارف کروایا جارہا ہے۔

ا۔ فصول الحواشی لاصول الشاشی

اصول الشاشی کا یہ حاشیہ شیخ الہ داد جونپوری رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کیا۔ یہ برصغیر پاک و ہند میں متعدد اداروں سے شائع شدہ ہے۔ پیشِ نظر نسخہ مکتبۃ الکرم، لاہور سے مطبوعہ ہے۔

اصول الشاشی کی مفصل عربی شرح ہے:

☆متعلم ایم فل اسلامیات، جی سی یونیورسٹی لاہور ☆☆چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد

فاضل شارح نے متن کی تشریح کرتے ہوئے لفظی وضاحتیں، مشکل مقامات، سوال مقدر اور ان کے جوابات اور اصول و امثال کو ذکر کیا ہے۔

اصول الشاشی چونکہ بہت مختصر متن ہے چنانچہ ادلّہ اربعہ کی وضاحت اور ان کی امثلہ کو فاضل شارح نے جامع طریقہ سے واضح کیا ہے۔ اس طرح سے تقسیم کی وجہ حصر اور قیودات کے فوائد کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً متن میں خاص کی تین اقسام کے ذیل میں فرماتے ہیں:

''ای یتناول المسمّی المعلوم وحده من غیر ان یتناول معهٗ المسمّٰی اخر وهٰذا احتراز عن العام فان المسلمین مثلا موضوع للمسمّٰی المعلوم وهو الفرد الذی دلَّ علیه لفظ مسلم مع افرادِ اخر دلَّ علیها۔ الخ''(۱)

شرح میں مسائل پر احناف کے اختلاف کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً:

''حکم الخاص من الکتاب وجوب العمل به لا محالة ای قطعًا ویقیناً ولهذا مذهب مشائخ العراق والقاضی ابی زید والشیخین ومن تابعهم لان المقصد من وضع الالفاظ للمعانی ان تدل علیها عند الاطلاق حتمًا والا لم یکن للوضع فائدةً وقال مشائخ سمرقند واصحاب الشافعی لاثبت الحکم به قطعًا......الخ''(۲)

اسی طرح آگے چل کر اجماع کی بحث میں بھی ذکر کرتے ہیں:

''ثم اجماع المتاخرین علٰی احد اقوال السلف بمنزلة الصحیح من الآماء وبیانهٗ انه اذا اختلاف اهل عصر علٰی قولیین واستقر خلافه لم کم العقد الاجماع فی العصر الثانی علی احد التولیق مذهب اکثر اصحاب الشافعی وعامة اهل الحدیث الٰی انه یمنع الاختلاف السابق العقاد الاجماع منهم وبقیت المسئلة اجتهادیة کما کانت واختلف مشائخنا فی ذالك۔ الخ''(۳)

ساڑھے چار سو صفحات پر مشتمل یہ شرح متن اصول الشاشی کی وضاحت اور مشکل مقامات کے حل کے لیے عربی دانوں کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

۲۔ مزیل الغواشی شرح اصول الشاشی

کتاب کے مُصنّف حکیم نجم الغنی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ یہ کتاب مختلف مکتبوں سے شائع شدہ ہے۔ قاسم پبلی کیشنز کراچی کا ۲۰۰۷ء کا نسخہ پیشِ نظر ہے۔

اصول الشاشی بطور بنیادی کتاب فن اصولِ فقہ ہندوستانی مدارِس میں خاصی متداوّل رہی ہے۔ یہاں سرکاری زبان کی تبدیلی سے طلباء کو بھی خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ فاضل شارح نے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سب سے پہلے اصول الشاشی کی اردو زبان میں مفصّل، جامع اور بہترین

شرح تصنیف کی۔ مصنف خود مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''بعض شائقین نے مجھ سے باصرار کہا کہ رسالہ اصول الشاشی کی اگر شرح اردو میں لکھ دے تو کم مایہ اور کم استعداد لوگوں کو بھی علم اصول فقہ کے مسائل اور باریکیوں کے حاصل کرنے کا موقع مل جائے۔ اس لئے یہ خاکسار رسالہ مذکورہ کی شرح اردو زبان میں لکھتا ہے اور نام اس کا ''مزیل الغواشی'' رکھتا ہے۔ ہر مسئلے کے بیان میں حتیٰ الوسع نہائت توضیح کی جائے گی۔ اختصار بے محل یا طولِ ممل سے اسکو پاک صاف رکھا جائے گا۔''(۴)

فاضل مئولف نے واقعی اپنے بنائے ہوئے اصولوں پر عمل پیرا رہتے ہوئے اصول الشاشی کے مضامین کی توضیح وتشریح میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مبتدی طالب علم کے لئے یہ شرح خاصی مفید ہے۔

۳۔احسن الحواشی حاشیہ علی اصول الشاشی

مولانا برکت اللہ نے اصول الشاشی کا حاشیہ بطور شرح تصنیف کیا۔ اب تک کئی مکتبہ جات سے شائع ہو چکا ہے۔ پیش نظر نسخہ مطبع المجتبیٰ، دہلی مطبوعہ ۱۹۴۰ء ہے۔

اصول الشاشی کے حواشی میں سب سے مشہور احسن الحواشی ہے جس میں اصل متن کی تشریح طلب اصطلاحات، مشکل الفاظ کی وضاحت، سوالِ مقدر کا جواب وغیرہ کا بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔

احسن الحواشی درحقیقت اصول الشاشی کی مختصر شرح ہے جس کو سامنے رکھ کر کتاب کو بآسانی سمجھا اور پڑھایا جا سکتا ہے، چنانچہ اصول الشاشی پڑھانے والے اساتذہ ہمیشہ سے اس سے استفادہ کرتے آئے ہیں اور یہ حاشیہ اسم بامسمّٰی ہے کہ سب سے بہترین حاشیہ علیٰ اصول الشاشی ہے۔

۴۔ترجمہ اصول الشاشی (اُردو)

مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ترجمہ کیا۔ ادارہ اسلامیات، لاہور نے اسے ۱۹۸۰ء میں شائع کیا۔

اُردو زبان میں اصولِ فقہ کے مستند تراجم میں شمار ہوتا ہے۔ مترجم نے پیش لفظ میں واضح کیا ہے کہ انہوں نے اپنے بزرگ مولوی شاہ محمد عمر کے حکم سے اردو زبان میں یہ ترجمہ کیا جس کا مقصد عام مسلمانوں کو مباحث اصولِ فقہ سے واقف کرانا ہے۔

بامحاورہ انداز میں کیے گئے اس ترجمہ میں مصنف نے مثالوں کا اضافہ کیا ہے کہ جہاں کہیں مصنف اصول الشاشی سے کوئی مثال باقی رہ گئی تھی تو مترجم نے قاری کو سمجھانے کے لیے مثال بھی بیان کر دی ہے۔ کتاب کے آغاز میں اصولِ فقہ کے مبادی پر مشتمل مختصر مقدمہ ہے اور پھر ترجمے کا آغاز کیا ہے، دورانِ ترجمہ جہاں کہیں بھی عبارت میں وضاحت کی ضرورت محسوس کی ہے تو فوری فصل یا مترجم کے عنوان کے تحت اس پر روشنی ڈالی ہے۔

۵۔اُردو ترجمہ اصول الشاشی

یہ ترجمہ پروفیسر غازی احمد (نومسلم) نے کیا۔ مکتبۃ العلمیہ ،لیک روڑ، لاہور نے اسے ۱۹۷۶ء میں شائع کیا۔

پروفیسر غازی احمد نومسلم سکالر ہیں۔ ہندو مذہب سے انہوں نے اسلام کی حقانیت پر غور کرتے ہوئے اس کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اپنے آپ کو دین اسلام کیلئے وقف کر دیا' آپ نے علمی میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔

آپ نے مختلف امہات کتب علومِ اسلامیہ کا ترجمہ کیا جس میں بطور خاص ہدایہ اور اصول الشاشی شامل ہیں۔ زیرنظر ترجمہ بامحاورہ ترجمہ ہے جس میں اصل عربی متن کو عام فہم آسان زبان میں منتقل کیا گیا ہے' بامحاورہ ہونے کے باوجود اصل متن سے زیادہ دُور نہیں گئے اور اضافی گفتگو کرنے کی بجائے اصل متن تک محدود رہے ہیں' البتہ جہاں کہیں ضرورت محسوس ہوئی ہے وہاں بین القوسین مطلب کو واضح کر دیا گیا ہے' مثلاً:

> احناف کے اصول کی بناء پر نمازِ عید اور نمازِ جنازہ کیلئے بھی تیمّم کرنا جائز ہے (بشرطیکہ نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو) (۵)

اسی طرح بعض اوقات کسی لفظ کے لغوی معنی کو واضح کرنے کیلئے بھی بین القوسین عبارت کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً:

> کنایہ وہ لفظ ہے جس کے معنی چھپے ہوئے ہوں (کنایہ کا یہ لفظ کُنیۃ یا کُنوۃ سے متعلق ہے جس کے معنی پوشیدہ ہونے کے ہیں' جیسا کہ قرآن مجید میں ''دُرٌّ مکنون'' وارد ہے' اسی سے لفظ 'کنہ' اردو میں استعمال ہوتا ہے' یعنی چیز کی پوشیدہ گہرائی تک رسائی حاصل کرنا) (۶)

کتاب میں احکام کی وضاحت کے لیے بعض جگہوں پر دورِ حاضر کے مطابق مثالیں دے کر بھی قاری کو سمجھایا گیا ہے۔ مثلاً:

> اس وضاحت کو بیان تقریر سے موسوم کہا جاتا ہے کیونکہ مطلق قفیز کو شہر میں مروّج قفیر اور مطلق نقد کو شہر کے مروّج سکّے پر اگرچہ محمول کیا جا سکتا تھا لیکن اس کے ماسوا کا بھی احتمال باقی تھا (مثلاً کابل میں کسی نے کوئی شے 10 روپے میں خرید کی تو افغانی روپے پر محمول ہو گا لیکن پاکستانی روپے کا بھی احتمال موجود ہے) (۷)

پروفیسر غازی احمد نے اُردو زبان میں عام فہم اور آسان انداز میں بامحاورہ ترجمہ کر کے طلباء اصولِ فقہ کیلئے یقیناً ایک سہولت پیدا کی ہے۔

۶۔اجمل الحواشی علی اصول الشاشی

کتاب کے مؤلف مولانا جمیل احمد سکروڈوی (فاضل دیوبند) ہیں۔اس کتاب کو کتب خانہ مظہری نے ۱۹۹۹ء میں شائع کیا ہے۔

فاضل مؤلف نے اصول فقہ کی دیگر کتب ''نورالانوار'' اور ''حسامی'' کی بھی شرح وتوضیح کی ہے تو اسی سلسلہ کی کڑی یہ شرح ہے۔ابتدا میں مقدمہ ہے جس میں اصول فقہ کی مباد پر گفتگو کی گئی ہے۔ عربی متن کے ایک ٹکڑے کا پہلے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے اور پھر تشریح کا عنوان باندھ کر تفصیلی انداز سے عربی متن کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔بعض مواقع پر اضافی فوائد بھی بیان کیے گئے ہیں جن میں متن کے متعلقات پر گفتگو کی گئی ہے مثلاً آیت قرآنی ''ولیطوفوا بالبیت العتیق'' کی مثال پر فائدہ میں ''بیت'' کی صفت عتیق کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے (۸) اسی طرح اختلاف مسالک کو بھی قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کر کے فقہاء کے دلائل کا ذکر کرتے ہیں۔ (۹)

بہر حال مجموعی طور پر ''اصول الشاشی'' پر اردو زبان میں خاصی مفصل شرح طلباء کے لیے فائدہ مند ہے۔

۷۔اصول الشاشی سوالاً جواباً

کتاب کے مؤلف مولانا محمد صدیق ہزاروی ہیں۔ یہ کتاب مکتبہ تنظیم المدارس، پاکستان سے ۱۴۱۰ھ میں شائع ہوئی۔

اصول الشاشی کی توضیح وتشریح کا ایک نیا انداز سوال و جواب کی صورت میں پیش کرنا ہے۔ یوں تو طلباء کی سہولت کے لیے یہ انداز اس سے قبل بھی مختلف کتب میں اختیار کیا گیا ہے مثلاً مولانا عاشق الٰہی صاحب نے ''قدوری'' کو سوال و جواب کی صورت میں ''تسہیل الظروری'' کے عنوان کے تحت پیش کیا تھا۔اصول الشاشی کے حوالے سے اس سے قبل بھی 'مزیل الغواشی' کو سوالاً جواباً پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں بھی اصل کتاب کی ترتیب اور عنوانات کو تبدیل کیے بغیر پوری کتاب کو سوال و جواب کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک اچھی کوشش ہے جس سے طلباء سوال و جواب کے ذریعے بہتر انداز سے کتاب کے مطالب و مفاہیم کو سمجھ سکتے ہیں۔

۸۔تسہیل اصول الشاشی (عربی)

کتاب کی تسہیل کا کام مولانا انور بدخشانی نے سرانجام دیا ہے۔اسے بیت العلم کراچی نے بارہا شائع کیا ہے۔سب سے اوّل ۱۹۸۹ء میں شائع کیا گیا۔

اصولِ فقہ میں مبتدی طالب علم کے لیے اہم کتاب اصول الشاشی ہے جسے عرصہ دراز سے مدارس وتعلیم گاہوں میں پڑھایا جارہا ہے۔تقریباً ایک ہزار سال قبل لکھی گئی اِس بنیادی کتاب میں یوں تو طلباء کی بنیادی ضرورت کیلئے تمام مواد موجود ہے اور مبادی مباحث کو احکام وامثال کے ذریعے واضح کیا

گیا ہے لیکن دس صدیاں گزار جانے کے بعد نئے دور کے تقاضوں کے مطابق کتاب کو نئے انداز سے پیش کرنے کی ضرورت تھی تا کہ طالب علم کو آسان اور عام فہم انداز میں اِن اصولی مباحث کو سمجھایا جاسکے۔

قدیم دور میں اسلاف کے ہاں تصنیف کا طریقہ کار کافی مختلف تھا کہ جو اُس زمانے میں مروّج تھا۔ قدیم دور میں کتاب کی طباعت میں پیشکش (Presentation) کا خاص خیال نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ متن کتاب کو بغیر کسی پیراگراف اور عنوانات کے قائم کئے لکھ دیا جاتا تھا۔ جبکہ آج کل اس چیز کو بڑی اہمیت ہے کہ موضوع بحث کو کن عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔

اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مولانا انور بدخشانی نے اصول الشاشی پر یہ محنت کی کہ پوری کتاب کو نئی ترتیب کے ساتھ عنوانات اور سرخیاں قائم کر کے پیش کیا ہے تا کہ طالب علم کو مضامین کتاب کو سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو۔

عنوانات قائم کرنے کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ عربی متن میں کسی زائد از ضرورت اضافہ کے بغیر امثلہ واحکام کی وضاحت میں جو تشنگی باقی تھی اُسے ختم کیا جائے' چنانچہ اصل کتاب کی تسہیل کرتے ہوئے متن میں جہاں کہیں وضاحت کی ضرورت تھی' مشکل الفاظ کا استعمال تھا' مثال واحکام میں مطابقت بیان کرنے کی ضرورت تھی تو ان سب چیزوں کو بھی ظاہر کیا گیا ہے' مثلاً صریح وکنایہ کی بحث میں اصل متن کچھ یوں ہے:

''وحکمه انهٔ یوجب ثبوت معناه بایّ طریق کان من اخبارٍ اونستٍ او فداء ومن حکمه انهٔ یستغنی عن النیة۔''(۱۰)

تسہیل کرتے ہوئے مؤلف لکھتے ہیں:

''وحکمه انه یوجب ثبوت معناه بایّ طریق کان' سواءً کان اخبارٌ' او نعتاً' او نداءً فلا یحتاج الی النیت۔''(۱۱)

اسی طرح بحث ثالث 'اِجماع' کا آغاز اصل کتاب میں کچھ یوں ہوتا ہے:

''اِجماع هٰذه الامة بعد ما توفّی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وسلم فی فروع الدین حجة موجبة للعمل بها شرعاً کرامةً لهٰذِه الامّة۔''(۱۲)

لیکن اِس ترتیب کے بجائے تسہیل میں بحث ثالث کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

مفهوما لاجماع لغةً: وهو فی اللغة عبارة عن العزم یقال اجمع فلان علی الامر' ای عزم علیه۔ وکذلك یستعمل لغة بمعنی الاتفاق' یُقال: اجمع القوم علٰی خذا' ای اتفعوا علیه' ویوجد العزم فی هٰذا بمعنٰی ایضًا' لان الاول یطلق علی عزم واحد' ولهٰذا علی عزائم کثیرةٍ۔

مفهوم الاجماع اصطلاحًا: وهو عند جمهور العلماء عبارة عن اتفاق المجتهدین من امة محرمه بعد وفاته فی عصر بن العصور علی حکم شرعی۔

(واعلم ان) اجماع هذه الامة (لا اليهود والنّصارٰى) بعد وفاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآلهٖ وسلم (لا فی حیاتهٖ: فانه لا حاجة الی الاجماع فی حیاتهٖ) فی فروع الدین (لا فی اصولهٖ: لان اصولا لدین بن التوحید والرسالة والمعاد وغیرها لابدّ فیها من القواطع الفضیلة) حجة موجبة للعمل بها شرعًا کرامة لهٰذه الامة۔(۱۳)

اب یہاں مصنف نے تسہیل متن کرتے ہوئے عبارت میں الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے اور مشکل الفاظ کو تبدیل کر کے آسان الفاظ کو جگہ دی ہے۔ اسی طرح جہاں کہیں ضرورت محسوس ہوئی ہے وہاں اصطلاح کی توضیح کیلئے لغوی تعریف بھی کی ہے' پھر اصطلاحی تعریف کی وجۂ حصر اور حدود وقیود کی بھی وضاحت کی ہے تاکہ طالب علم عربی متن کو بآسانی سمجھ سکے۔

صاحب اصول الشاشی نے چاروں مباحث کے تحت مختلف فصلیں قائم کی ہیں جن میں تقسیم الفاظ اس کی ذیلی تفصیلات کو بیان ہے لیکن اِس بات میں کوئی امتیاز نہیں ہے کہ فصل کے تحت صرف بنیادی مباحث کو ذکر کیا جائے گا یا ذیلی عنوانات کی وضاحت کی جائے گی بلکہ ہر اصطلاح قطع نظر اس بات سے کہ وہ بنیادی تقسیم (خاص' عام' مشترک' مؤول' اضداد اربعہ وغیرہ) سے متعلق ہے یا ذیلی بحث (امر کی اقسام' امر کا حکم' مامور بہٖ کی صورتیں' علّت وشرط کی بحث وغیرہ) کیلئے فصل قائم کی گئی ہے جبکہ تسہیل میں فاضل مؤلف نے کتاب کو ایک ترتیب سے تقسیمات کی اہمیت ومرتبہ کے مطابق عنوانات قائم کر کے عمدہ طریقہ سے پیش کیا ہے جس سے طالب علم سرسری نظر سے بھی اصولِ فقہ کی ذیلی تمام تقسیمات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔

کتاب کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ہر بحث کے آخر میں تمرین کا موجود ہے' جس سے طالب علم اپنے آپ کو بہتر انداز سے جانچ سکتا ہے کہ آیا موجودہ بحث کے اہم نکات کو میں سمجھ پایا ہوں یا نہیں؟ اسی طرح تمرین میں موجود سوالات درحقیقت پوری بحث کے اہم نکات کو سموئے ہوئے ہیں کہ جن کو سمجھنا اس بحث سے مقصود ہے' چنانچہ تمرین حل کرنے سے پوری بحث کو دوبارہ سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

کتاب میں ایک مقام پر مولانا انور بدخشانی نے اصل متن میں موجود مصنف کے تسامح کی بھی وضاحت کی ہے جبکہ عام لم خصّ عنه البعض کی مثال کو عام تخص عند البعض کے تحت ذکر کیا ہے' وہ لکھتے ہیں:

''وقد تسامح المصنف رحمة اللّٰه تعالٰی میت بعمل المثال الثالث للعام الذی لم یخص عنه البعض قوله تعالٰی: (ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللّٰه علیه) مع انهٗ قد خصّ عند الناسی بحدیث رفع النسیان۔''(۱۴)

۹۔خلاصۃ الحواشی لاصول الشاشی

شرح کی تصنیف مفتی محمد ابراہیم نے کی اور کتب خانہ مجیدیہ، ملتان نے اسے شائع کیا۔

اصول الشاشی کی درسی شروحات میں سے ایک یہ شرح بھی ہے جس میں بڑی تفصیل کے ساتھ مباحث پر گفتگو کی گئی ہے۔تشریح کے دوران شارح نے کوشش یہ کی ہے کہ عبارت سے متعلق تقریباً تمام کچھ کو شرح میں شامل کر دیں' چنانچہ بعض اوقات کلام بہت دقیق ہو جاتا ہے۔

شرح کے آغاز میں مقدمہ ہے جس میں ترجمۃ المصنف اور پھر اصولِ فقہ کی مبادی پر گفتگو کر کے باقاعدہ متن کتاب کی تشریح کا آغاز کیا گیا ہے۔شرح کی ترتیب یہ قائم کی ہے کہ ابتدائے صفحہ پر عربی متن' پھر اس کا ترجمہ' بعد ازاں تشریح کی گئی ہے۔بعض اوقات متن میں موجود نکتوں کی وضاحت یا اختلافی مسائل پر مزید روشنی ڈالنے کیلئے 'تحقیق' اور 'تنبیہ' یا 'فائدہ' کی سُرخی قائم کر کے مزید بحث کرتے ہیں۔

شرح میں اصولی اصطلاحات کو کثرت سے استعمال کیا گیا ہے جس سے بالکل مبتدی طالب علم کو سمجھنے میں مشکل پیش آسکتی ہے' اسی طرح بعض اوقات تشریح و تحقیق کے دوران شارح بحث کو اس حد تک طول دے دیتے ہیں کہ قاری کو بات سمجھنے اور کڑی سے کڑی ملانے میں بھی مشکل پیش آسکتی ہے۔

مثلاً امر کے حکم کے متعلق بحث کے تحت انہوں نے جہاں صیغہ امر کے مختلف مستعمل معنوں کا ذکر کیا ہے' وہیں علماء کے اختلاف کو بھی بالتفصیل ذکر کیا ہے' نہ صرف یہ بلکہ ہر مذہب کے دلائل کا بھی ذکر کر کے بحث کو بہت طول دیا ہے۔

اسی طرح قیاسِ شرعی کی بحث کے ذیل میں جب علّت کا بیان شروع کرتے ہیں تو علّت کی تعریف و توضیح میں بھی علماء کے اقوال کا ذکر کرتے ہیں۔ بہر حال شرح کی اس طوالت کے باوجود اس سے اِستفادہ کرنے اور متنِ کتاب کو سمجھنے میں کافی مدد لی جاسکتی ہے۔

۱۱۔تسہیل اصول الشاشی (اردو)

شرح کے مصنف مولانا احمد ایاز ہیں۔ادارہ شمیم الھادی، ماڈل ٹاؤن لاہور نے کتاب کو ۲۰۰۵ء میں شائع کیا۔

بنیادی طور پر یہ کتاب طلبہ کے سامنے پیش کیئے گئے دروس ہیں جنہیں طلباء نے دورانِ لیکچر قلمبند کیا اور پھر ان کو مولانا حامد ایاز نے خود ترتیب و تسہیل کے مراحل سے گزار کر کتابی شکل میں پیش کیا۔

ابتدائے صفحہ پر عربی متن میں موجود تمام اہم مضامین کو سُرخی قائم کر کے علیحدہ علیحدہ واضح کرتے ہیں، مثلاً خاص کی بحث کا آغاز کرتے ہوئے عربی متن میں موجود تمام اہم چیزوں کی سُرخی قائم کرتے ہیں، چنانچہ اس کے تحت (1) خاص کی تعریف (2) اقسام الخاص: ۱۔خاص فروعی ۲۔خاص نوعی ۳۔خاص جنسی (3) حکم الخاص (4) تعارض خبر واحد و قیاس کے عنوان کی سُرخیاں قائم کر کے وضاحتِ متن

کرتے ہیں، شرح میں عام شارحین کی طرح زائد از ضرورت مباحث سے قطع نظر صرف اور صرف عربی متن کی وضاحت پر اکتفا کیا گیا ہے، چنانچہ تعریف، حکم، مثال اور دلائل کے ساتھ ساتھ سوالِ مقدر اور اس کے جواب کی وضاحت کے ذریعے عربی متن کو طلباء کے سمجھنے کے لیے آسان بنا کر پیش کر دیا ہے، اس سے جہاں یہ فائدہ ہے کہ عربی متن بالکل واضح ہو کر سامنے آ جاتا ہے، وہیں طلباء کی غیر ضروری مباحث سے بھی جان چھوٹ جاتی ہے اور وہ بڑی آسانی کے ساتھ اصولِ فقہ کے اصول اربعہ کو سمجھ پاتے ہیں۔

تسامحات

کتاب ہذا میں چند جگہوں پر فاضل شارح سے کچھ غلطیاں ہوئی ہیں، جن کی وضاحت ضروری ہے:

شارح لکھتے ہیں:

''کتاب اللہ کی بیس اقسام ہیں، کتاب اللہ کی پہلی تقسیم باعتبار وضع الفاظ کے چار قسم پر ہے: خاص، عام، مشترک، مؤول''(۱۵)

اصولِ فقہ میں الفاظ کی تقسیم عمومی ہے نہ کہ صرف کتاب اللہ یا کسی اور قسم سے متعلق، چنانچہ الفاظ کی اس تقسیم کا اعتبار بحثِ کتاب وسنت دونوں میں برابر ہو گا جو کہ اصل نصوص ہیں۔

مولانا محمد انور بدخشانی اپنی کتاب تسہیل اصول الشاشی میں الفاظ کی تقسیم کا عنوان یوں باندھتے ہیں:

''اقسام لفظ الکتاب (والسنۃ) باعتبار وضعہ للمعنیٰ''(۱۶)

بلکہ مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ''مختصر فی اصولِ فقہ'' میں الفاظ کی اس تقسیم کو سب سے مقدم رکھا ہے اور بعد میں اصولِ اربعہ کی بحث کا آغاز کیا ہے۔(۱۷)

مطلق مقید کی بحث میں ایک مثال کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''ظہار اسے کہتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو محرماتِ ابدیہ میں سے کسی ایک کے ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ دے جس کی طرف دیکھنا حرام ہے۔''(۱۸)

شارح کی درج بالا تعریف صرف ظہارِ صریح کی تعریف ہے جب کہ اس میں ظہار کنایہ شامل نہیں ہے، کیونکہ ظہار میں فقط عضو کے ساتھ مشابہت ضروری نہیں ہے بلکہ کنایۃً محرماتِ ابدیہ کے ساتھ مشابہت بالنّیۃ قرار دینے سے بھی ظہار ثابت ہو جاتا ہے۔

قاموس فقہ میں مذکور ہے:

ظہار کے لیے جو تعبیر اختیار کی جاتی ہے وہ دو طرح کی ہے: صریح، کنایہ، صریح سے مراد ایسی تعبیرات ہیں جن سے ظہار کے سوا کسی اور معنی کی گنجائش نہیں ہو، جیسے یوں کہے: ''تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ، ران، شرمگاہ کی طرح ہے'' یا ''تیرا سر یا تیرا آدھا بدن اسی طرح ہے''۔ کنایہ ایسے الفاظ ہیں جن میں ظہار کے معنی کی بھی گنجائش ہو اور دوسرے معنی کی بھی، جیسے ''تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے'' اس میں ظہار

مراد لینے کی بھی گنجائش ہے اور ماں کی طرح محبوب یا محترم بھی مراد ہو سکتا ہے۔ (۱۹)

۱۲۔ تسہیل الکافی شرح اصول الشاشی

کتاب کے مئولف قاضی محمد ایوب ہیں۔ جس کو ادارہ ضیاء المصنّفین، بھیرہ شریف کی زیرنگرانی ۲۰۰۵ء میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا ہے۔

کتاب کی ابتداء میں دیگر شروحات کی طرح مختصر مقدّمہ ہے جو اصولِ فقہ کی تاریخ کو بیان کرتا ہے۔ مضامینِ کتاب کی تشریح کا طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ کتاب کے ابتدائی حصہ میں متن کی توضیح میں زیادہ تفصیل سے کام لیا ہے لیکن 'متقابلات' کی بحث سے آگے زیادہ تر ترجمہ پر اکتفاء کیا گیا ہے البتہ بوقتِ ضرورت بین القوسین مطلب کو واضح کرنے کے لیے مثال اور تشریح بیان کی گئی ہے۔

۱۳۔ تعلیق وتخریج بر اصول الشاشی (عربی)

کتاب کی تسہیل تعلیق وتخریج کا کام مفتی مفیض الرحمٰن نے سرانجام دیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبۃ البشریٰ، گلستانِ جوھر کراچی نے ۲۰۰۸ء میں شائع کیا ہے۔

اصول الشاشی کے متن کو جدید انداز میں عنوانات اور دو رنگوں کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ ابتداء میں مقدمہ ہے جس میں کتاب اصول الشاشی کا تعارف' مصنف کے کوائف اور کتاب کی شروحات و حواشی کا نام' اصطلاحات' متن کی وضاحت' مصادر کتاب اور اصول الشاشی کا منہج وغیرہم کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ کتاب کی خاص بات احادیث کی تخریج ہے۔

۱۴۔ انوار الحواشی علیٰ اصول الشاشی

کتاب کے مؤلف حافظ ممتاز احمد چشتی ہیں۔ یہ کتاب مکتبہ مھریہ کاظمیہ ملتان سے ۲۰۰۹ء کو شائع ہوئی۔

اس مفصّل شرح میں مضامین کتاب کو تفصیل سے واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتاب کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ عربی عبارت کے تحت ترجمہ اور پھر شرح کو وضاحت کے عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ آخری حصہ میں زیادہ تر صرف ترجمہ کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے اور شرح بہت کم کی گئی ہے۔

کتاب کی امتیازی خصوصیت اس کے آخر میں اصطلاحاتِ اصولِ فقہ کی عربی اور اردو تعریفات کا ذکر کرنا ہے۔ تقریباً ۸۷ کے قریب مشہور اصطلاحات کو جمع کیا گیا ہے۔

❑❑❑

حوالہ جات

۱۔ جونپوری، شیخ الہ داد، فصول الحواشی علی اصول الشاشی، مطبع الفاروقی دہلی: ص۲۰

۲۔ ایضاً، ص۲۷

۳۔ ایضاً، ص۳۷۸

۴۔ رامپوری، نجم الغنی، حکیم، مزیل الغواشی شرح اصول الشاشی، قاسم پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۷ء۔ ص۹

۵۔ غازی احمد، پروفیسر، ترجمہ اصول الشاشی، مکتبہ العلیمہ، لاہور ۱۹۷۶ء، ص۴۹

۶۔ ایضاً، ص۴۹

۷۔ ایضاً، ص۱۷۱

۸۔ سکروڈوی، جمیل احمد، اجمل الحواشی، کتب خانہ مظہری، ملتان، ۱۹۹۹ء، ص۵

۹۔ ایضاً، ص۵۴

۱۰۔ الشاشی، نظام الدین، اصول الشاشی، مکتبہ الکرم، ص۹

۱۱۔ بدخشانی، محمد انور، تسہیل اصول الشاشی، بیت العلم، کراچی، ۲۰۰۴ء، ص۲۰

۱۲۔ اصول الشاشی، ص۷۸

۱۳۔ تسہیل اصول الشاشی، بدخشانی، ص۱۵۶

۱۴۔ ایضاً، ص۱۶

۱۵۔ احمد ایاز، مولانا، تسہیل اصول الشاشی، ادارہ شمیم الہادی، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص۳

۱۶۔ تسہیل اصول الشاشی، بدخشانی، ص۹

۱۷۔ دہلوی، محمد اسماعیل، شہید، المختصر فی اصول الفقہ، کراچی، صدف پبلشرز، ۱۹۸۰ء، ص۲

۱۸۔ تسہیل اصول الشاشی، احمد ایاز، ص۲۶

۱۹۔ سیف اللہ، خالد، قاموس فقہ، زمزم پبلی کیشنز، کراچی، ۳۵۸/۴

❑❑❑